## سوال

ﺣﺠﺮ8ﺩﻭ

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک کتابچہ ہمارے سامنے ہے.جس میں صاحب مقالہ نے حجر اسود کے سلسلہ میں کلام کیا ہے۔ صاحب مقالہ نے ان تمام احادیث کو ماننے سے انکار کردیا۔ جو حجر اسود کو بوسہ دینے اور اسے لمس کرنے کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں۔ محض اس بنیاد پر کہ حجر اسود کو بوسہ دینا عقیدہ توحید کے خلاف ہے اور اس میر

---

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ں عہد میں ہمارے بعض اہل علم کا سطحی مطالعہ ایک بڑی مصیبت ہے۔ علم اور تجربے میں پختہ ہونے سے قبل اور کسی جید عالم کی طرف رجوع کیے بغیر فتوے بازی اسی سطحی مطالعے کی دین ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ دین کے معاملے میں شک پیدا کرنے والے یا تو جاہل لوگ ہیں یا ایسے اہل علم لوگ جن کے

علم حدیث کے چند قواعد اور اصول ہیں علماء حدیث نے یہ اصول اسی لیے وضع کیے ہیں تاکہ صحیح اور ضعیف کے درمیان تمیز کی جاسکے۔ گھڑی ہوئی حدیثوں کی نشاندہی کی جاسکے۔ اس راہ میں علماء حدیث نے جو قابل قدر کارنامے انجام دیئے ہیں اور جتنی محنت کی ہے اس سے کوئی بے خبر نہیں ہے۔

ل میں، میں حجر اسود کو بوسہ لینے کے سلسلے میں چند صحیح احادیث کا تذکرہ کرتا ہوں۔

ریف کی حدیث ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجر اسود کو بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے لمس کرتے اور بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے۔

ر اور مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے۔ نفع ونقصان تیرے بس میں نہیں۔ اگر میں آنحضرت کو تجھے بوسہ لیتے نہ دیکھتا تو میں تجھے بوسہ نہ لیتا۔

ہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا اس لیے کہا تھا کہ لوگ ابھی ابھی جہالت اور پتھروں کو پوجنے کے دور سے نکلے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہہ کر لوگوں پر واضح کردیا کہ حجر اسود کو بوسہ دینا صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہے۔ پتھروں کی تعظیم وتکریم کی خاطر نہیں۔

احادیث ہیں جن کے صحیح ہونے پر تمام علماء امت کا اتفاق واجماع ہے۔ مزید برآں حجر اسود کو بوسہ دینا ایک ایسی سنت جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک ہر دور میں عمل ہوتا آیا ہے اور آج تک کسی نے بھی اس سلسلے میں کسی شک وشبہ کا اظہار نہیں کیا گویا تمام امت مسلمہ کا اس پر اجما

ئلے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اسلام میں بہت سارے اعمال ایسے ہیں جن کا تعلق ایمان بالغیب سے ہے۔ جنھیں ہم "امر تعبدی" بھی کہتے ہیں یعنی وہ عبادات یا عمل جسے ہم محض اس لیے ادا کرتے ہیں۔ کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے خواہ اس کی حکمت ہماری سمجھ میر

ں حجر اسود کو بوسہ لینا کیوں کر پتھروں کو پوجنے کے مشابہ ہوسکتا ہے جب کہ حج کے دوران ہم جو کچھ کرتے ہیں اور جہاں جہاں جاتے ہیں وہاں ابراہیم علیہ السلام کا نام اور ان کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ اور یہ ابراہیم کون تھے؟ یہ وہ تھے جنھوں نے ایک کلہاڑی سے پتھروں کی تمام مورتیوں کو مسمار کرڈالا تھا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی یوسف القرضاوی

حج اور عمرہ، جلد:1، صفحہ:199

### محدث فتویٰ